مقالات

تالیف:
فضیلۃ الشیخ عبداللہ الخضری
حفظہ اللہ تعالیٰ

آدابِ دُعا

ترجمہ:
مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

(دوسری قسط)

اللہ تعالیٰ سے جو آدمی سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ"۔

(ترمذی ۹/۳۱۳۔ ابن ماجہ ۳۸۲۷۔ مسند احمد ۲/۴۷۷)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ سے سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔"

یہ اس لئے کہ تکبر اور لاپرواہی کے سبب سوال نہ کرنا ناجائز ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے حق میں پسند کرتا ہو؟ کوئی نہیں! کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اَللّٰهُ يَغْضَبُ اِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهٗ
وَتَرَى ابْنَ اٰدَمَ حِيْنَ يُسْأَلُ يَغْضَبُ

"اگر اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور اس کے برعکس انسان کا یہ حال ہے کہ اگر اس سے مانگیں تو ناراض ہو جاتا ہے۔"

اس کے ساتھ ساتھ یہ بیان بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا اور سوال کیا جائے، تو یہ عمل بہت پسندیدہ ہے:

"عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يَّدْعُوْ اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ

مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرُ قَالَ: اللهُ أَكْثَرُ" (ترمذی ۱۰/۲۴)

"حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روئے زمین پر جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مطلوبہ چیز اسے عطا فرما دیتے ہیں یا اتنا ہی شر اس سے ہٹا دیتے ہیں بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے۔" یہ سن کر ایک شخص نے کہا "تب تو ہم بہت زیادہ دعائیں کریں۔" آپ نے فرمایا: "اللہ اس سے بھی بڑھ کر قبول کرنیوالا ہے۔"

مسلمان کی دعاء قبول ہوتی ہے:

گزشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی دعاء قبول ہوتی ہے۔ اسی مفہوم کی ایک دوسری حدیث ہے:

"عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنْ سُوءٍ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ۔" (ترمذی ۹/۳۲۳)

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، "کوئی شخص جو دعاء کرے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتے ہیں، یا پھر اس کے برابر اس سے برائی اور شر کو دور کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعاء نہ کرے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ہر پکارنے والے کی دعاء کو قبول کرنا لازم کر رکھا ہے۔ بشرطیکہ اس میں دعاء کی قبولیت کی شروط موجود ہوں یعنی دعاء گناہ اور بدی کی نہ ہو۔

دعاء کرنے کا طریقہ:

دعاء کی اہمیت و فضیلت بیان کرنے کے بعد ضروری ہے کہ دعاء کرنے کا طریقہ بھی بیان کر دیا جائے۔

دعاء کے وقت ہاتھ اٹھانا:

دعاء کے وقت ہاتھ اٹھانا مشروع اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فعلاً ثابت ہے۔ آپ کے بعد صحابہ کرامؓ اور پوری امت کا تعامل بھی یہی چلا آ رہا ہے:

"عَنْ أَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ"

"ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعاء کرتے دیکھا۔ آپؐ نے ہاتھ اس قدر بلند اٹھائے کہ میں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔"

"وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ" (صحیح بخاری معلقاً ۱۱/۱۴۱)

"حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ، خالدؓ ابن ولید نے جو کیا میں اس سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔"

"وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ" (صحیح بخاری ۱۱/۱۴۱)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اس قدر بلند اٹھائے کہ مجھے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آئی۔"

"وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا" (ابوداؤد حدیث نمبر ۱۴۷۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۶۵، ترمذی ۹/۵۴۴)

"حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا رب مہربان اور حیا کرنے والا ہے۔ بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔"

ہاتھوں کا کندھوں کے برابر اٹھانا اور استغفار کے وقت انگلی سے اشارہ کرنا:

حضرت ابن عباسؓ سے صحیح سند سے ثابت ہے، انہوں نے فرمایا: "سوال کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تقریباً کندھوں کے برابر اٹھائے اور استغفار کا طریقہ یہ کہ ایک انگلی سے اشارہ کرے اور ابتہال (شدتِ طلب) یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ملا کر اٹھائے۔" (ابوداؤد حدیث نمبر ۱۴۷۵)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء میں ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ اس کے علاوہ کسی دعا میں آپؐ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔" (متفق علیہ)

حضرت انسؓ کی یہ حدیث ہماری بیان کردہ سابقہ احادیث کے منافی اور مخالف نہیں۔ کیونکہ حضرت انسؓ کے کہنے کا مقصود صرف یہ ہے کہ اس کیفیت میں ہاتھ آپؐ صرف استسقاء کے موقع پر اٹھاتے تھے۔ حدیث ابن عباسؓ جو اوپر گزری ہے، وہ بھی اس کی مؤید ہے۔

ہتھیلیوں سے دعا کرنا:

ہتھیلیوں سے دعا کرنا بھی دعا کے آداب میں سے ہے اور صحیح سند سے ثابت ہے:

"عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ بِبَاطِنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا۔" (ابوداؤد، حدیث ۱۴۸۲)

"حضرت مالک بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم اللہ سے مانگو تو ہتھیلیوں سے مانگو اور ان کی پشت سے نہ مانگو۔"

چنانچہ یہی کیفیت پُر امید سائل کی ہوتی ہے۔

قبولیتِ دعا کی شرائط

گزشتہ کلام سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دعا۔ ایک عبادت ہے۔ لہٰذا

اللہ کے ہاں اس کی قبولیت کے لئے شروطِ قبولیت کا پایا جانا ضروری ہے۔

دُعار کی قبولیت کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں :

۱ دُعار میں خلوص :

یعنی دعار صرف اللہ تعالیٰ سے کی جائے اور اس بارہ میں کتاب و سنت میں بے شمار دلائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"وَ أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا۔" (الجن : ۱۸)

"بے شک مساجد اللہ کے لئے ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔"

نیز فرمایا :

"إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ۔ الآية !" (الاعراف : ۱۹۴)

"جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، وہ تو تم جیسے بندے ہیں۔"

نیز فرمایا :

"أَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ" (الانعام : ۴۰)

"اگر تم سچے ہو تو غیر اللہ کو کیوں پکارتے ہو ؟"

نیز فرمایا :

"وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ۔ الآية !" (الاعراف : ۱۹۷)

"تم اللہ کے علاوہ جنہیں پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے"

ان آیات میں لفظ " مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ -" وارد ہوا ہے۔ اس کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے کہ اللہ کے علاوہ جس کی پرستش کی جاتی ہو۔ خواہ وہ جمادات ہوں یا نباتات، حیوان ہو یا انسان، بُت ہو یا سورج، ولی ہو یا نبی وغیرہ وغیرہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عم زاد حضرت ابن عباسؓ کو وصیت فرمائی، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اسوار تھا، آپؐ نے فرمایا :

"يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ۔ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ

بِاللّٰہِ۔ (ترمذی ۲/۲۱۹)

"لڑکے! تو اللہ کے احکام کا خیال رکھ، اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھیں گے۔ تو اللہ کا خیال رکھ، تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو جب مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب مدد طلب کرے تو بھی صرف اللہ سے مدد مانگ!"

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وَاَفْنِیَۃُ الْمُلُوْکِ مُحَجَّبَاتٌ ۔۔۔ وَبَابُ اللّٰہِ مَبْذُوْلُ الْفِنَاءِ

فَمَا اَرْجُوْ سِوَاہُ لِکَشْفِ ضُرِّیْ ۔۔۔ وَلَا اَفْزَعُ اِلٰی غَیْرِ الدُّعَاءِ

وَلَا اَدْعُوْ اِلَی اللَّأْوَاءِ کَھْفًا ۔۔۔ سِوٰی مَنْ لَّا یَصُمُّ عَنِ الدُّعَاءِ

یعنی "بادشاہوں کے دربار پہرہ زدہ ہیں اور اللہ کا دربار ہر دم کھلا ہے۔

میں اپنی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اللہ کے سوا کسی سے امیدوار نہیں، اور دعاء کے لیے کسی اور کی طرف نہیں مائل ہوتا۔

میں مصائب سے پناہ کی خاطر اللہ کے سوا کسی بھی پناہ گاہ کو تلاش نہیں کرتا، جو کہ کسی بھی پکار سے بے خبر نہیں!"

دُعا کیلئے خلوص ضروری ہے۔ چنانچہ میت کے لئے بھی خلوصِ دل سے دُعا کیجئے!

احادیث میں بیان آیا ہے کہ میت کے لئے اخلاص کے ساتھ دُعا کرنی چاہیئے، کیونکہ خیر خواہی کا تقاضا یہی ہے:

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ!" (ابوداؤد، حدیث نمبر ۳۱۸۳)

"حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "تم جب میت کے لئے دُعا کرو، تو اخلاص کے ساتھ کرو۔"

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کے الفاظ "فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ" سے ثابت ہوا کہ اس موقعہ پر ماثور اور منقول دعاؤں میں سے کوئی مقرر نہیں، بلکہ میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے اور دعا کرنے والے کو چاہیئے کہ اخلاص کے ساتھ دُعا کرے، وہ نیک ہو یا بد۔ اس لئے کہ گنہگار شخص اپنے مسلمان بھائیوں کی دعاء کا شدید محتاج ہوتا ہے، تبھی تو وہ

تمام مل کر اسے الوداع کرتے اور اکٹھے لے کر آتے ہیں۔ (نیل الاوطار ۴/۱۰۶)

۲- جلدی نہ کرنا :

قبولیتِ دُعا کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان دُعا کرے تو اس کے نتیجہ کا انتظار کرے اور جلدی نہ کرے ، کیونکہ جلد بازی کرنے سے دعاء ضائع ہو جاتی ہے :

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ . قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا الْاِسْتِعْجَالُ ؟ قَالَ : يَقُوْلُ : قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجِبْ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ "

(صحیح مسلم ۱۷/۵۲)

بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" انسان کی دعاء قبول ضرور ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی دُعاء نہ کرے اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے ۔ کہا گیا : "یارسول اللہ ، جلد بازی سے کیا مراد ہے ؟ " فرمایا : "(مثلاً) ، یوں کہے کہ میں نے دُعاء کی ، وہ مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آتی ۔ اور پھر ناامید ہو کر دعاء کرنا چھوڑ دے ۔"

اسی طرح ارشادِ ربانی ہے :

"لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ."

(الانبیاء : ۱۹)

یعنی " مؤمنین کی صفت یہ ہے کہ وہ اللہ کو پکارنے سے نہ تو تکبر کرتے ہیں اور نہ دُعاء کرنے سے باز آتے ہیں ۔"

معلوم ہوا کہ دُعاء ہمیشہ کرتے رہنا چاہیئے اور دعاء کی قبولیت کو دُور نہیں سمجھنا چاہیئے ۔

اسی حدیث کی تائید میں ایک دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے :

"أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ

مَالَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ۔" (صحیح مسلم ۱۷/۵۱، ترمذی ۹/۳۳۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۴۷۰)

"آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انسان جب تک جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہو جاتی ہے۔ جلدی یوں کرتا ہے کہ کہے "میں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی۔"

اسی طرح ارشادِ ربانی ہے:

"وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا" (الاسراء: ۱۱)

"اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی کی دعا کرتا ہے۔ اسی طرح برائی مانگتا ہے، اور انسان جلد باز ہے۔"

اس آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جلد قبولیت کی دعا کرنا منع ہے۔ بلکہ یہ دعا کی جا سکتی ہے اور سنت سے ثابت ہے۔ صحیح احادیث میں آیا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے موقعہ پر یوں دعا فرمائی:

"عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ" (ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۲۶۹، مسند احمد ۴/۲۳۵)

"اے اللہ! ہمیں جلدی بلا تاخیر بارش عطا فرما!"

ہاں جس جلدی کو درست نہیں سمجھا گیا، اس کا مفہوم اوپر گذر چکا ہے۔

۳۔ نیکی اور بھلائی کی دعا کرنا:

اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا کی قبولیت اور پسندیدگی کے لئے ضروری ہے کہ دعا نیکی کی ہو۔ جیسا کہ گزشتہ احادیث میں تفصیل گزر چکی ہے کہ انسان کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی نہ ہو، گناہوں میں سے قطع رحمی کو بالخصوص ذکر کیا گیا، کیونکہ اس کا گناہ بہت زیادہ ہے۔

۴ حضورِ قلب:

دعا کی قبولیت کے لئے حضورِ قلب بھی ضروری ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ

مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ." (ترمذی ۴۵۰/۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا یقین اور امید رکھتے ہوئے دعاء کیا کرو۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعاء قبول نہیں فرماتے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ دعاء کے وقت دل کی حاضری ضروری ہے، تاکہ انسان جو کچھ زبان سے کہے، اسے اس کا شعور بھی ہو اور یہ احساس بھی کہ وہ اللہ رب العزت سے مخاطب ہے۔ یہ انتہائی نامناسب ہے کہ کمزور محتاج انسان اپنے رب سے لاپرواہی کے ساتھ گفتگو کرے یا رٹے رٹائے چند دعائیہ کلمات، بےسمجھے بغیر زبان سے کہہ ڈالے۔ اس حدیث کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے، جسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں:

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ بَعْضُهَا أَوْعٰى مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَيُّهَا النَّاسُ، فَاسْأَلُوهُ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ لِعَبْدٍ دُعَاءً عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ غَافِلٍ۔"

(مسند احمد ۱۷۷/۲)

"دل یاد رکھنے والے اور محفوظ رکھنے والے ہیں۔ ان میں سے بعض دوسروں کی نسبت زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ لوگو! تم جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو مانگتے ہوئے دعا کی قبولیت کا یقین رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی غافل دل سے مانگی ہوئی دعاء قبول نہیں فرماتے۔"

۵ حلال خوری:

قبولیتِ دعاء کی شرطوں میں سے ایک اہم شرط حلال خوری بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ۔" (البقرۃ: ۲۰۰)

"کچھ لوگ کہتے ہیں: "اے رب! ہمیں دنیا ہی میں عطا فرما دے۔" ایسا کہنے والوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔"

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ: یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ. وَقَالَ: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ. ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ" (صحیح مسلم ۱۰۰/۷)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "لوگو! اللہ تعالیٰ اچھے ہیں اور اچھی چیز ہی قبول فرماتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا۔ فرمایا، "اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو مجھے اس کی خوب خبر ہے۔" نیز فرمایا ہے، "اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو کچھ دیا اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔"

اس کے بعد آپ نے ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر کرے، گرد آلود اور پراگندہ کیفیت ہو، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر "یارب یارب" پکارے مگر اس کا حال یہ ہو کہ اس کا کھانا پینا اور لباس حرام ہو اور اس نے حرام غذا کھائی ہو تو دعا کیسے قبول ہو؟"

میرے بھائی! تقویٰ کو کبھی نہ بھولیں۔ یہ تمام امور (اعمال) کی بنیاد ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ" (المائدة: ۲۷)

"اللہ تعالیٰ تو صرف اپنے سے ڈرنے والوں سے قبول فرماتے ہیں۔"

۶۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا :

درود پڑھنا بھی دُعا کی قبولیت کے لئے بہت اہم ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (صحيح الجامع الصغير، حديث نمبر ۴۳۹۹)

کہ "ہر دُعا قبولیت سے روک دی جاتی ہے، جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے"۔

یعنی جب تک داعی دُعا کے ساتھ درود نہ پڑھے، تب تک وہ دُعا اللہ کے ہاں نہیں پہنچتی۔

لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرط کوئی بنیادی نہیں۔ کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کے موقعہ پر ہمیشہ اس کا التزام نہیں کیا اور بہت سی دُعائیں آپ نے بغیر درود کے پڑھیں مثلاً :

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ" (احمد، ابوداؤد)

معلوم ہوا کہ یہ شرط نہیں، البتہ اسے استحباب پر محمول کیا جائے گا۔ دُعا کے لئے درود کے استحباب کی بات کو ایک دوسری حدیث سے مزید تقویت ملتی ہے :

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ صَلٰوةً إِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَجْعَلُ نِصْفَ دُعَائِيْ لَكَ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ. قَالَ : أَلَا أَجْعَلُ ثُلُثَيْ دُعَائِيْ لَكَ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ قَالَ : أَلَا أَجْعَلُ دُعَائِيْ لَكَ كُلَّهُ؟ قَالَ : إِذَنْ يَكْفِيْكَ اللّٰهُ هَمَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ"

"آپ نے فرمایا، میرے پاس میرے رب کا فرستادہ آیا اور کہا جو شخص آپ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں یعنی رحمت بھیجتے ہیں۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا : یا رسول اللہ،

کیا میں اپنی تمام دُعار (نفلی عبادت) کا نصف حصّہ آپؐ پر درود پڑھنے کے لئے مقرر کر لوں؟"

آپؐ نے فرمایا: "تو چاہے تو کرے۔"

اس نے پھر کہا: "یارسولؐ اللہ! کیا میں اپنی دُعار (نفلی عبادت) کا ۲/۳ حصہ آپؐ پر درود کے لئے مقرر کر لوں؟"

آپؐ نے فرمایا: "تو چاہے تو کر سکتا ہے۔"

اس نے پھر کہا: "کیا میں اپنی دُعار (نفلی عبادت) کا سارا وقت آپؐ پر درود پڑھنے کے لئے مقرر کر لوں؟"

آپؐ نے فرمایا: "تب تو اللہ تعالیٰ تیرے تمام دنیوی اور اخروی مسائل و مشکلات کی کفالت و کفایت فرمائیں گے۔"

(جاری ہے)

کتابوں کی دنیا کا سب سے مفید، سستا، علمی و ادبی معیاری اور سدابہار انقلابی منصوبہ

ممتاز ڈائجسٹ کتب

زیرِ ادارت
حافظ عبدالاعلیٰ رحمانی

موسم بہار سے باقاعدہ ماہانہ اجراء، ہر ماہ ڈائجسٹ سائز اور قیمت میں کوئی سی علمی و ادبی اور تحریکی کتاب یا تاریخی و اصلاحی ناول

ممتاز ڈائجسٹ کتب کے سلسلے کی پہلی کتاب امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی بے مثال تالیف

تذکرہ
قسط اول اپریل، قسط دوم مئی ۸۶ء

تحریک اسلامی کے مجددین اور اصحاب عزیمت کی ایمان فروز داستان

تقدیم: حافظ عبدالاعلیٰ رحمانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

• اعلیٰ کاغذ • معیاری کتابت • رنگین ٹائیٹل

کتاب نمبر ۲	کتاب نمبر ۳	
غبارِ خاطر	**مقدس رسولؐ**	قیمت بالعموم فی کتاب ۱۳ روپے ضخامت کم و بیش ... صفحات
ابوالکلام آزاد، تاریخ اشاعت یکم جون	مولانا ثناء اللہ امرتسری، جولائی ۸۶ء	سالانہ خریداری کیلئے ۱۳۰ روپے

ممتاز ڈائجسٹ کتب، اردو بازار - لاہور

توم بجونے والے حضرات ڈرافٹ حافظ عبدالاعلیٰ رحمانی کے نام کا بنوا کر بھجوائیں۔

نوٹ: ان شاء اللہ!
"ممتاز" کا آئندہ شمارہ "شہدائے لاہور نمبر" ہو گا۔